حرفِ آغاز

علمی دُنیا کی وہ نابغۂ روزگار ہستیاں جو فکر و دانش کے لعل و جواہر سے دامانِ طالبانِ علم کو لبریز کرتی ہیں۔ تبدیلی لیل و نہار سے اُن کا دمکتا نام اور کام کبھی ماضی کی تہہ در تہہ تاریخ میں دفن نہیں ہو جاتا بلکہ اُن کا نام اور کام نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہتا ہے...... ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے مجلّہ ''فکر و نظر'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ایسے جلیل القدر محسنین کے ناموں اور کاموں کو حتی المقدور محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتا رہتا ہے...... مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، سیّد صباح الدین عبدالرحمٰنؒ، ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ جیسے اساطینِ علم پر ''فکر و نظر'' کی خصوصی اشاعتوں کو اربابِ فکر و نظر نے بنظرِ تحسین دیکھا۔

مورخہ ۱۵رمئی ۲۰۰۸ء کو جب علمی، تحقیقی اور ادبی دُنیا کی ایک اور قابل فخر شخصیت ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے داعی اجل کو لبیک کہا تو ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری صاحب (جو کشفی مرحوم سے محبت و اخلاص کا گہرا رشتہ رکھتے ہیں) نے اِس ارادہ کا اظہار فرمایا کہ سیّد کشفیؒ کے علمی مقام و مرتبہ کی قدردانی اور اُن کی فکر و تحقیق سے عمومی استفادے کے لیے ''فکر و نظر'' کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفیؒ سے ملاقات اور اُن کی گفتگو سننے کا شرف کئی بار حاصل ہوا۔ ہر ملاقات اُن سے جذبات نیازمندی میں اضافہ کا سبب بنی، مگر اُن سے وہ ملاقاتیں جو قُبّۂ خضراء کے سائے میں ہوئیں وہ لوحِ ذہن پر نقش ہیں۔ اُن کا عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر سبز گنبد کی سمت نظریں جمائے مسجد نبوی میں تشریف فرما ہونا اور اُن کے چہرہ کا آنسوؤں سے تر بتر ہو جانا بھلا کیسے بھلایا جا سکتا ہے۔ مجھے اطمینان ہے کہ ''فکر و نظر'' کی یہ خصوصی اشاعت اُس عاشقِ رسالت (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے حضور سوغات محبت کے طور پر پیش کی جا رہی ہے جس کی متاعِ عزیز عشقِ رسول ﷺ ہے، جسے شہرِ نبیؐ سے محبت ہے اور جو خونِ نبیؐ پر فخر کرتا ہے۔ کشفیؒ لکھتے ہیں:

غمِ جہاں سے یہ کہہ دے مری طرف سے کوئی
میں آج اسمِ محمدؐ کے سائبان میں ہوں
زماں، مکاں پہ تسلط مرے نبیؐ کا ہے
غریب شہر ہوں اور اپنے ہی مکان میں ہوں
سلام جس کو کریں ہفت آسماں کشفی
اس کا خون ہوں اور اس کے خاندان میں ہوں

ڈاکٹر ابوالخیر کشفیؒ کی شخصیت پہلو دار تھی، شاعری کا محور ذاتِ رسالت مآب ﷺ تھی۔ ادب اور نقدِ ادب میں اُنہوں نے جہاں زبان کی تنگنائیوں کو ملحوظ رکھا وہاں نظریاتی وابستگی بھی ایک پیمانہ رہی...... اُن کے قلم نے جو خاکے ترتیب دیے، اُن میں ممدوح شخصیت کے مستور گوشوں کو بھی اس حسن و خوبی کے ساتھ اُجاگر کیا کہ فنِ خاکہ نگاری میں اپنی مثال آپ بن گیا۔ ایک ماہر و مقبول اُستاد کی حیثیت سے اُنہوں نے جامعہ کراچی میں جو شہرت حاصل کی وہ شاملِ اشاعت مضامین سے عیاں ہے...... اپنے جلیل القدر معاصرین سے اُنہیں جو گہری قربت حاصل تھی، اُن کے نام لکھے گئے خطوط سے مبرہن ہے...... زیرِ نظر خصوصی اشاعت میں اِن جملہ پہلوؤں کا حتی المقدور احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس خصوصی اشاعت میں ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری صاحب کی مشفقانہ رہنمائی اور برادرِ گرامی مرتبت جناب سیّد عزیز الرحمٰن صاحب مدیر مجلّہ "السیرۃ" کراچی کا عملی تعاون شامل رہا۔ ہر دو حضرات کا ممنونِ کرم ہوں۔ اللہ جل شانہٗ ایک عالم باعمل کے حضور ہماری اس سوغاتِ محبت کو قبولیت کی خلعت سے سرفراز فرمائے، آمین۔

مدیر